اخبار اہلحدیث

یہ اخبار دین و دنیا کا مجموعہ اس مین مذہبی اور اخلاقی مضامین۔ فتوے اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات اور ایک دو مضمون پر دنیا بھی کچھ چیدہ چیدہ خبریں درج ہوتی ہین۔ قیمت سالانہ دو روپے بارہ آنے نمونہ کا پرچہ جوابی کارڈ آنے پر مفت

مسلمان

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جسمین خالص اسلامی مضامین اور مخالفین اسلام کے جوابات ہوتے ہین۔ سالانہ قیمت عہ

پتہ منیجر مسلمان امرتسر

مرقع قادیانی

مرزا صاحب قادیانی مدعی مسیحیت کی تردید مین یہ رسالہ ماہوار بڑی آب و تاب سی نکلتا ہی قیمت سالانہ عہ

پتہ منیجر مرقع قادیانی امرتسر

فہرست کتب فروختنی

چودھوین صدی کا مسیح مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری ابتداء ملازمت سی زمانہ مسیحیت تک کے واقعات مفصل بطرز ناول نہایت دلچسپ پیرایہ مین لکھے گئے ہین صفحات ۱۴۵ قیمت مجلد مع محصول ۴ع

الہامات مرزا اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کی پیشگوئیون کی تردید بڑی شرح و بسط سے کی گئی ہے ایسی کہ باوجود تیسری دفعہ چھپنے کے اور دو ہزار روپیہ جواب کے لئے انعام مقرر ہونے کے آجتک مرزا صاحب یا کسی مرزائی کو جواب دینے کی جرأت نہین ہوئی۔ غرض یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کے کافی ہے قیمت ۵ر

ہفوات مرزا مرزا کے مضامین متناقضہ کہ کہین کسی کتاب مین کچھ لکھا ہی پھر کسی دوسری جگہ خود ہی اُسکے برخلاف لکھا ہی قیمت ہما

مرقع قادیانی بارہ پرچون کی مکمل جلد اول قیمت ایک روپیہ

نمبر دوم (۲) — جلد اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ان الدین عند اللہ الاسلام ۔ ورضیت لکم الاسلام دینا

رسالہ

مُسلمان

امرتسر۔ بابت جون ۱۹۰۸ع

دیانندیوں کی دریدہ دہنی

ہماری ناظرین نے آریون کی دریدہ دہنی کا حال سُنا ہوگا مگر آج ہم انکو آریون کی اصلی الفاظ میں سُناتے ہیں تاکہ وہ جانیں کہ ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔

اس گروہ نے جسقدر بدزبانی اور دل آزاری میں ترقی کی ہے اُس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہوگی پھر طرفہ یہ کہ محض بے سمجھی سے۔ کاش کہ انکی سوالات کچھ سمجھ بوجھ پر مبنی ہوں۔ یہ تو نصیب اعدا ہی آریہ مسافر نمبر۲ جلد۔ا میں ایک مضمون نکلا ہے جسکی سُرخی ہے "یہ بغاوت اسلام کا خمیر ہی" اس عنوان کو سُنتے ہی ناظرین سمجھ جائیں گے کہ راقم مضمون یہ ثابت کریگا یا اُسکا فرض یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اسلام کی پاک کتاب قرآن مجید میں بغاوت کرنے کی تعلیم ہے مگر آریہ اور راست روی؟ معاذ اللہ۔ بھولے برہمن نے گائے کھائی ہے۔ اس سے بھی دور۔ بہرحال راقم مضمون کا مضمون اسی کے اصلی الفاظ میں ہم دکھاتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

یہ بغاوت اسلام کا خمیر ہے ہمارے مسلمان بھائیوں نے آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے کہ اسلام فتنہ و فساد کا دشمن ہے بغاوت سے اُسکو عار ہے اور صلح و امن سے طبعی پیار۔ لیکن اُنکا یہ خیال سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ اگر کوئی نیا اسلام گھڑ لیں تو دوسری بات ہی۔ ورنہ

اُس اسلام کا تو بغاوت خمیر ہے جس کی تعلیم کہ حضرت محمد صاحب نے دی ہے - قرآن احادیث اور کتب تواریخ سے تو یہی ثابت ہوتا ہے - ہاں اگر کسی خاص پالیسی کی بنا پر ہمارے محمدی بھائی ایمان کو دنیا کے بدلے بیچتے ہوئے انکار کر دیں تو امر دیگر ہے دیکھئے!

سب سے پہلے عزازیل جو معلم الملکوت اور مقربان بارگاہ الٰہی میں اوّل درجہ رکھتا تھا خدا سے باغی ہوا - لیجئے بسم اللہ ہی غلط ہوئی -

(۲) موسیٰ کی امت - نوح کی امت - لوط کی امت - ابراہیم کی امت وغیرہ وغیرہ اپنے اپنے انبیاء سے باغی ہوئیں -

(۳) حضرت محمد صاحب کے اعزا و اقارب مثل ابوجہل وغیرہ اُن سے باغی ہوئے - اکثر قبائل نو مسلم بھی باغی ہو گئے تھے - منجملہ جنکے مسیلمہ کذاب بھی تھا -

(۴) خلیفہ دوم و سوم و چہارم باغیوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے - اُن کے قاتل سب مسلمان باغی تھے - عائشہ زوجہ محمد صاحب حضرت علی سے باغی ہوئیں - جنگ جمل مؤید مقال ہے حضرت معاویہ حضرت علی سے باغی ہوئے - جنگ صفین شاہد حال ہے - امام حسین یزید سے باغی ہو کر دشت کربلا میں معہ رفقا مقتول ہوئے - خلفاء بنی عباس سے بھی اکثر سادات بنی فاطمہ سے بغاوت کرتے رہے - ایشیا کی تمام اسلامی سلطنتوں میں قریب قریب ایسے ہی واقعات تاریخی نظر آتے ہیں کہ سلطان عہد کا بھائی بھتیجا یا بیٹا باپ چچا وغیرہ وغیرہ کوئی نہ کوئی اس مرض میں ضرور مبتلا رہا - علاوہ ان رشتہ داروں کے امراء سلطنت نے جو بغاوت کی وہ مزید براں ہے - دور کیوں جائیے - دہلی کے خاندان مغلیہ کی طرف ہی غور سے دیکھو بابر کے چچا وغیرہ اُس سے منحرف ہو کر سمرقند سے اُس کے اخراج کے باعث ہوئے - ہمایوں کو بھائی مرزا کامران و عسکری وغیرہ ہمایوں سے باغی ہو کر شیر شاہ سے ملے ہوئے تھے اور آخر وقت تک برابر ہمایوں سے سرکش رہے - اکبر کا بھائی محمد حکیم اور جہانگیر اُس کا بیٹا باغی ہوا - جہانگیر کے بیٹے خسرو اور شاہجہان اپنے باپ سے باغی ہوئے - اورنگزیب شاہجہان سے باغی ہوا - محمد اکبر اورنگزیب سے باغی ہوا - الغرض تمام اسلامی تاریخیں ہند و ایران و ترکستان وغیرہ واقعات بغاوت سے بھری ہوئی ہیں جس کا جی چاہے دیکھے - ان سب

حضرات کا اس شعر پر عمل تھا ؎

پدرم روضۂ رضواں بدو گندم بفروخت * ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

جبکہ خود بابا آدم نے خدا کی نافرمانی کی - تو اُنکی اولاد رشید بھلا کیوں نہ باغی ہو الولد سر لابیہ (بیٹا باپ کا بھید ہوتا ہے) اس کے مقابلہ میں آریہ راجوں کی تاریخ دیکھو - شاید فی ہزار ایک اپنے خاندان سے باغی ہوا ہوگا ورنہ مسلمانوں میں تو ۹۰ فیصدی باغی ہوئے - پھر معلوم نہیں کہ کس منہ سے یہ لوگ آریوں پر الزام بغاوت لگاتے ہیں" (آریہ مسافر نومبر سنہ ۱۹۰۵ء)

جواب - آریہ مترو! دہرم سے کہنا - راقم مضمون نے اپنا فرض منصبی پورا کیا ہے کیا اسلام کی تعلیم میں بغاوت کا ثبوت دیا ہے کیا اسلام میں بغاوت کا خمیر بتلایا؟ کیا کسی آیت قرآنی کا حوالہ پیش کیا؟ جسکا یہ مطلب ہو کہ تم بغاوت کیا کرو - ہائے افسوس جس قوم کے آرگن (رسالے) میں ایسے ایسے جاہلانہ ہی نہیں بلکہ متعصبانہ مضامین نکلیں بس اُس قوم کے تعصب اور جہالت کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہوگا -

سماجی مترو! ؎

آپ ہی اپنے ذرا جور و جفا کو دیکھو * ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

سنو! جتنے واقعات تم نے پیش کئے ہیں اسلام کو اُن سے اتنا بھی تعلق نہیں جتنا کہ سماج کو بوچڑخانے سے -

ظالمو! اتنا تو سمجھو کہ شیطان نے اگر خدا کے حکم سے بغاوت کی تو کیا وہ اسلام کی تعلیم کے اثر سے کی تھی - نہیں بلکہ وہ اُسی قسم سے تھی جس قسم سے بقول (سناتنی ہندوان) دیانند جی نے ویدوں سے بغاوت کی تھی - اسلام کے تعلیمی اثر سے وہ بغاوت ہوتی تو اسلام اُسکو ملعون کیوں قرار دیتا - ہمیں خطرہ ہے کہ یہی راقم مضمون اپنے دوسرے نمبر میں یہ نہ لکھ مارے کہ چونکہ آریہ سماج اسلام سے باغی ہے اس لئے اسلام میں بغاوت کا خمیر ہے بلکہ ترقی کرکے یہ بھی نہ لکھ دے کہ (بقول سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب) چونکہ آریہ سماج میں گورنمنٹ کے خلاف سرگوشیاں ہوتی تھیں اسلئے گورنمنٹ میں بغاوت کا خمیر ہے - بہت خوب ہم منتظر ہیں کہ نامہ نگار کب اس حد تک ترقی کرتا ہے

اسی طرح حضرات انبیاء علیہم السلام کی مخالفت میں کفار کی بغاوتیں کرنے کو اسلام سے کیا تعلق؟
کیا اُن نبیوں کے حکم سے اُنہوں نے بغاوتیں کی تھیں یا اُنکی مخالفت میں کی تھیں؟

آؤ ہم تمہیں ذرہ تمہاری گھر کی سیر کرائیں۔ بتلاؤ آریہ سماج کے مخالف مسلمان۔ عیسائی جینی۔ بودھ۔ بلکہ خود سناتنی ہندو بھی جو آریہ سماج سے مخالفت کر رہی ہیں جنکو تمہاری لفظوں

میں بشاحت نام رکھنا چاہئے تو کیا ہمارا حق ہے کہ ہم ایک مضمون لکھیں کہ "بغاوت کا خمیر آریہ سماج میں" اور ثبوت میں یہ بتلادیں کہ دیکھو تمام دنیا کے لوگ آریہ سماج کی مخالفت کر رہے ہیں معلوم ہوا کہ آریہ سماج میں بغاوت کا خمیر ہے تو کیا ہمارے اس انوکھے استدلال پر تم خفا تو نہ ہوگے واللہ ہمیں تمہارے بھونڈے پن کے استدلالات پر ہمیشہ سے تعجب ہوا کرتا ہے۔ مگر تمہاری اس دلیل نے تو ہمیں یہانتک پہونچایا کہ ہم اس کہنے پر مجبور ہیں کہ ؎

لطف پر لطف ہے املا میں مرے یار کی یار + جائے حطی سے گدرح لکھتا ہی ہوز سے ہما

ایسا ہی خلفاء راشدین کا باغیوں کے ہاتھوں سے قتل ہونا بھی اُسی کی مانند ہے جیسا کہ تمہارے گرو دیانندجی اور لیکھرام جی مخالفوں کے ہاتھوں سے مارے گئے تو اسکا یہ نتیجہ صحیح بلکہ بہت صحیح ہے؟ کہ ان دونوں مقتولوں کے مذہب میں بغاوت تھی۔ علیٰ ہذا القیاس سلطنت مغلیہ کے واقعات کو اسلام سے وابستہ کرنا اُسی قسم سے ہے جیسا کوئی ہندوؤں کی بت پرستی کو ویدوں کے سر تھوپدے۔ کیا یہ سچ ہے کہ ؎

تمہیں تقصیر اس بت کی جو ہی میری خطا گنتی + ارے لوگو! ذرہ انصاف سے کہیو خدا لگتی

علیٰ ہذا القیاس حضرت آدم کی بے فرمانی سے اگر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلام میں بغاوت ہے تو بتلاؤ کہ دنیا میں اتنے بندروں۔ سؤروں۔ کتوں۔ بلوں وغیرہ میں کن کے بزرگوں کی روحیں ہیں؟ (سماجیوا دہرم سے کہنا اور سچ کہنا) تو پھر یہ کہنا بے جا ہے؟ کہ جنکے بزرگوں کی یہ روحیں ہیں بحکم الولد سر لابیہ وہ خود کیا کچھ نہ بنینگے تو پھر اُن کے مذہب میں بھی بغاوت ہوگی یا نہیں؟

سماجی مترو! ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے + نہ کھلتے بھید سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

حقیقت المسیح و قرآن

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس مضمون کا بہت سا حصہ نمبر اول مسلمان میں آچکا ہے آج بقیہ تمام کیا جاتا ہے عیسائی راقم مضمون لکھتا ہے:۔

یہ ادھر تو یہ شد ومد کہ اعلیٰ سے اعلیٰ مخلوق بھی کوئی ادنے سے ادنے شے کو خلق نہیں کر سکتا اور ادہر یہ کہ مسیح مٹی کے لوندوں سے پرندے بنا بنا کر اڑا رہی ہیں۔ اب اگر کوئی اب بھی مسیح اور غیر مسیح میں امتیاز نہ کر سکے اور ان کو سب مخلوق سے اعلیٰ اور بالا مگر خالق ارض وسما کا آئینہ قدرت نہ مانے تو یہ اُس کی بے بصیرتی ہے۔ خود قرآن شریف فرماتا ہے أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ بھلا جو خلق کرتا ہو کیا وہ اس کی مانند ہو سکتا ہے جو خلق نہیں کر سکتا۔ بس اے لوگو تم کیوں سوچ کر بات نہیں کرتے۔ (سورہ نحل ع ۲) یہاں سے یہ اصول بھی سچ ٹھیرا کہ جو خلق کرتا ہے اُس میں مشابہت اسی کی ہوگی جو خلق کرتا ہے میں نے کیوں کہا کہ مسیح خدا کی صفت خالقیت میں باذن اللہ خدا کے مشابہ ٹھیرتی ہیں کیونکہ خلق آدم کی جو کیفیت ہمکو بتلائی گئی بالکل وہی خلق طیور کی بتلائی گئی۔ آدم کو خدا نے پہلے مٹی کا ایک پُتلا بنایا پھر اُس میں دم پھونکا۔ اُس کا دم زندگی بخش تھا۔ پُتلا جیتا آدمی بن کر کھڑا ہو گیا۔ مسیح نے بھی پہلے مٹی سے پرند کی ایک صورت بنائی۔ پھر اُس میں دم پھونکا وہ دم بھی زندگی بخش تھا اور وہ اُڑتا ہوا جانور ہو گیا +

فرشتوں سے مخاطب ہو کر خدا نے فرمایا إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِينٍ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي الخ میں پیدا کرنیوالا ہوں ایک آدمی مٹی سے پھر جب ٹھیک بنا چکوں اور پھونکوں اس میں اپنی روح (سورہ ص ع ۴) مسیح بنی اسرائیل سے فرماتے ہیں أَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا۔ میں بناتا ہوں تمہارے واسطے مٹی سے شکل پرندکی پھر پھونک مارتا ہوں اُس کے اندر پس وہ ہو جاتا ہے اُڑتا جانور خدا نے ایک مٹی کا لوندا لیا۔ مسیح نے دوسرا لوندا مٹی کا لیا۔ خدا نے فرشتوں کے سامنے

مسیح نے بنی اسرائیل کے سامنے۔ خدا نے بنی انسان کے کالبد میں پھونک ماری آدم بن گیا۔ مسیح نے پرند کے کالبد میں پھونک ماری اور مُرغ عیسےٰ بن گیا کیسی صاف مشابہت ہے۔ فرق صرف یہ ہے خدا نے سب کچھ اپنی مرضی سے کیا۔ مسیح نے خدا کی مرضی سے کیا +

اس سب کے بعد جب ہم قرآن شریف کی یہ آیت پڑھتے ہیں تو ہم ششدر رہ جاتے ہیں اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ خَلَقُوْا کَخَلْقِہٖ فَتَشَابَہَ الْخَلْقُ عَلَیْہِمْ یا ٹھیرائے ان لوگوں نے خدا کے لئے شریک جنہوں نے کچھ خلق کیا ہو خدا کی خلق کے مانند جس سے اُنپر خالقیت متشابہ ہوگی (رعد ع ۲) اور کہیں تو خالقیت متشابہ نہیں ہوئی کیونکہ کسی نے کچھ بھی نہیں کیا۔ مگر یہاں مسیح میں تو ضرور بالضرور متشابہ ہوگی اس نے نہ صرف خلق کیا بلکہ خدا کی طرح خلق کیا خدا نے اسکو قدرت عطا کی کہ وہ اس کی طرح خلق کرے اور یہ قدرت اور مرتبہ اُس نے صرف مسیح ہی کو بخشا اور اس میں اور دیگر صفات میں انکو فرد یگانہ رکھا۔ کوئی مخلوق اُن سے ہمسری کا دعوےٰ نہیں کر سکتا وہ سب سے اعلےٰ اور بالا ہیں۔ اپنی پیدائش میں اپنی زندگی میں اپنی موت میں اپنی صفات میں آپ دنیا میں خدا کی صورت ہوکر آئے آپ ہی خدا کا کلام ہیں وہ کلام جس سے عالم بن گئے۔ نہ آپ کا کوئی ہمسر نہ خدا کا کوئی ہمسر ع کہ عدیم است عدیلش چو خداوند کریم"

جواب - یہ ساری تقریر بنا ز فاسد علی الفاسد ہے۔ آپ ہی اپنے دماغ میں یہ بات بنائی کہ مسیح کی نسبت جو خلق طیور کا لفظ آیا ہے وہ خلق اُنہی معنے میں ہے جن معنے میں باری تعالیٰ کی صفت ہے حالانکہ ہم مفصل بتلا آئے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کو صفت خاصہ خداوندی میں ذرہ بھر دخل نہیں۔ قرآن مجید کے صاف لفظ ہیں کہ فیکون طیرا باذن اللہ جس کی پوری تحقیق ہم پہلے کر چکے ہیں کہ اس آیت نے فیصلہ کر دیا ہے کہ مسیح نے صفت خاصہ خدائی میں ایک ذرہ بھر بھی دخل نہیں دیا۔ پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اڑا رہے ہیں اگر ہم اسکو سطحی رائے نام رکھیں تو کیا رکھیں۔ افسوس ہے کہ ایسے ذہین اور ذکی نامہ نگار ایسی غلطی کے مرتکب ہوں تو پھر دوسرے کیا کچھ نہ کرینگے ؎

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپنے ہمپر + خدا نا خواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

آپ لکھتے ہیں کوئی مخلوق اُن سے ہمسری کا دعوےٰ نہیں کر سکتا وہ سب سے اعلیٰ اور بالا ہیں" آپ اپنی خوش اعتقادی سے پڑے کہیں مگر قرآن مجید سے اسکا ثبوت نہیں ملتا۔

آگے چلکر آپ لکھتے ہیں:-

"یہی ساری امور پیش نظر رکھکر قرآن شریف نے وہ جامع اور مانع تعریف روح اللہ کی فرمائی وَجِیْہًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ آپ روئیت دارین دنیا میں اور آخرت میں اور مقربین میں۔ یہ مجمل تعریف آپ کی ہے جس کی تفصیل دوسرے الفاظ میں انجیل شریف میں بیان ہو چکی تھی یہ خدا نے مسیح کو مُردوں میں سے اُٹھا کر آسمانی مقاموں پر اپنے دہنے بٹھایا اور ساری سرداری اور مختاری اور قدرت اور خداوندی اور ہر ایک نام پر جو نہ صرف اس جہان میں بلکہ آئندہ جہان میں بھی لیا جاتا ہے بلند کیا" (خط بنام افسی ۱: ۲۰ و ۲۱) یہ وہ آسمان پر جاکر خدا کے دہنے ہے اور فرشتے اور حکومتیں اور ریاستیں اس کے تابع ہیں" (اول پطرس ۳: ۲۲) یہی معنے ہیں مقربین میں ہونے کے اور یہی معنے ہیں دنیا اور آخرت میں وجیہ ہونے کے +

(الف - میم) (تجلی بابت جنوری ۱۹۰۶ء)

جواب - عربی میں ایک اصولی فقرہ ہے جو ہر زبان میں مقبول عام ہے کہ تاویل الکلام بما لا یرضی بہ قائلہ باطل یعنی کسی کلام کی تفسیر ایسی طرح سے کرنی کہ اُس کے قائل کے منشاء کے خلاف ہو غلط اور واہیات ہے۔ آج ہم عیسائیوں کے اس قابل نامہ نگار کو اس زرین اصول سے خلاف عمل پیرا ہوتے ہوئے دیکھکر سخت حیرت میں ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت مسیح کی شان میں جو الفاظ آئے ہیں اُن کی تفسیر اُن انجیلی الفاظ سے کرتے ہیں جنکی تردید قرآن مجید نے کھلے الفاظ میں کر دی ہوئی ہے۔ قرآن مجید نے صاف کہا ہے لَا یُشْرِکُ فِیْ حُکْمِہٖٓ اَحَدًا یعنی اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے حکم میں شریک نہیں کرتا۔ صاف ارشاد ہے فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ تمام چیزوں کی حکومت اُسی پاک ذات کے قبضے میں ہے۔ قرآن مجید مسیح کی شان میں تقرب کا لفظ بولتا ہے مگر عبد مقرب۔ اِنْ ھُوَ اِلَّا عَبْدٌ وہ اللہ کا ایک مقرب فرمانبردار غلام ہے نہ یہ کہ اسکو کسی قسم کی مختاری یا ریاست دی ہوئی ہے۔ کیسا طرفہ ہے کہ انہی غلط خیالات کو قرآن